Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 2 (Hons) paper 3rd (2019-20)

Topic :- Chauthi ka Joda

Scanned with CamSca

[redacted] بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوان ہے۔ نوکری کے لئے تگ و دو کرتا آ رہا ہے۔ لیکن کہیں نوکری نہیں ملتی وہ ٹیوشن کی تلاش میں شہر کا چکر لگاتا آ رہا تھا۔ خیر بڑی مشکل سے اُسے صرف ایک ٹیوشن ملا۔ اس نے بہت مشکل سے ایم.اے میں نام لکھوالیا اور نوکری کی مستقل تلاش رہی۔ لیکن ایم.اے کر لینے ۔کے فوراً بعد ہی اس کی عمر سرکاری ملازمت کے لئے مقرر شدہ معیار سے زیادہ ہوگئی تھی۔ لہٰذا وہ اس فکر میں نہایت پریشان رہتا تھا۔ آفس گردی اور بنگلہ پیمائی اس کا مشغلہ سا ہوگیا تھا۔ کہیں سے ٹکا سا جواب ملتا۔ کہیں ڈانٹ کہیں جھڑکی اور کہیں نصیحتیں ملتیں۔ ایسی نصیحتیں جن کی بے کیفی، کھوکھلا پن اور سرد مہری جھڑکیوں سے زیادہ وحشت ناک ہوتیں۔

سہیل کو اطمینان نام کی چیز نصیب نہیں تھی۔ رہنے کھانے اور پڑھنے کا انتظام تو ہوگیا تھا مگر وہ نیوڈسٹ کالونی کا ممبر تو نہیں کہ ''تن کی عریانی سے بہترین دنیا میں لباس'' پر ایمان لے آتا۔ اس کے والد صاحب ایک بڑے کنبہ کے بہت غریب سرپرست تھے۔ مشکلوں سے کپڑے لتے کا انتظام ہوتا تھا۔ کسی طرح توڑ جوڑ کر انہوں نے سہیل کو بی.اے تک پڑھوا دیا تھا۔ مگر اب خاندان اور بڑا تھا اور دن

Scanned with CamSca

اور زیادہ تنگ ہوگئی تھی۔ سہیل بڑی تنگی ترشی سے بسر کر رہا تھا۔

سہیل کو زہرہ سے محبت تھی جو چنبیلی کی طرح سفید رنگ تھی اور اس کا چہرہ گلابی تھا۔ اس کی محبت انگڑائی لے کر اٹھی تھی۔ اس سے سہیل پر بے حد خلوص نچھاور کیا تھا وہ اس کے لئے بہت بے تاب رہتی تھی۔ کن کن بہانوں سے وہ اس کے پاس آ کر بیٹھتی تھی۔ اُس کی نازک پتلی جیسی انگلیوں کا سہیل کی انگلیوں سے دانستہ طور پر مس ہونا۔ اس کا کہنیاں ٹیک کر میز پر اس طرح جھک جانا کہ اس کا کھلایا ہوا چہرہ اس کی نرم اور نازک ہتھیلیوں پر رکھا ہوا۔ پھیلے ہوئے نازک نازک پتوں کے درمیان کنول کا پھول معلوم ہوتا۔ وہ منظر نہایت دلفریب ہوتا تھا۔

حسن و محبت کے رنگین تصور میں بھی وہ غم روزگار کو فراموش نہیں کر سکا۔ ماضی کی دلکشی کا فریب ٹوٹنے لگا اور حال؟ غیر یقینی۔ دھندلا بے آس۔ افسردہ۔ ناکام۔ اس بے روزگاری کے عفریت نے ہی راون کی طرح زہرہ کو اس سے چھین لیا تھا۔

ماضی کے زریں لمحات کا تصور نہایت تیزی کے ساتھ گذر گیا اور اس کی تاریکیاں حال کی الم انگیزیوں سے مل کر اور بھیانک ہوگئیں۔

زہرہ چیری بلوسم استعمال کرتی تھی۔ وہ زہرہ کا خاص پاؤڈر تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ رنگون ہیر سیلون میں برابر جایا کرتا تھا۔ یہی بوئے جانفزا ابھی ابھی سہیل کے مشام جان کو تازہ کر رہی تھی۔ سہیل زہرہ سے باتیں کرنا چاہتا تھا۔ مگر ایک سال کی طویل مدت کے بعد وہ غیرت سی محسوس کر رہا تھا۔ زہرہ اسے فراموش کر چکی تھی۔ وہ ایک مالدار گھر کی ملکہ بن کے ستم ہائے روزگار کے مارے ہوئے سہیل کو کبھی کبھار کی ملاقات کے موقع پر نظر انداز کرتی ہوئی گذر جاتی تھی۔

''رنگون ہیئر سیلون'' سہیل کے لئے سامان نشاط تھا وہ اس کی زندگی کے ریگستان میں ایک نخلستان تھا۔ اس میں زہرہ سے مشابہ ایک تصویر آویزاں تھی اور اس سیلون میں زہرہ کا پسندیدہ پاؤڈر، چیری بلوسم استعمال ہوتا تھا یہی وجہ تھی کہ سہیل اکثر اس سیلون میں جایا کرتا تھا۔

موسم گرما کی لمبی چھٹیاں شروع ہوگئی تھیں۔ سہیل امتحان کی تیاری کے خیال سے گھر نہیں گیا۔ جس کے یہاں ٹیوشن تھی وہ تعطیلات میں شہر سے باہر چلے گئے تھے۔ انہوں نے اتنی عنایت کی کہ سہیل کو ایک کوٹھری میں رہنے کی اجازت دے دی۔ رہنے کو جگہ تو مل چکی تھی لیکن کھانے کا معقول

Scanned with CamScanner

انتظام نہیں تھا۔ ایک معمولی ہوٹل میں بڑی مشکل سے اس کا انتظام ہوا۔ طئے یہ ہوا کہ ہر ہفتہ کھانے کے قیمت ادا کی جائے گی۔ سہیل کے پاس پیسے نہ تھے۔ وہ سخت متفکر تھا۔ قرض لینے کی کوئی صورت نہ تھی۔

چارو ناچار اس نے پیسوں کے لئے اپنے والد صاحب کو خط لکھا لیکن وہاں سے پیسہ نہ آ سکا۔ ہوٹل والے نے کھانا کھلانے سے قطعی انکار کر دیا۔ سہیل کے پاس کچھ پیسے تھے جسے وہ نہایت کفایت شعاری سے خرچ کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ اُس کے پاس صرف ایک اکنی رہ گئی۔ آخری اکنی۔

سہیل نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا اور اب شام ہو رہی تھی۔ مگر وہ بے حد بھوکا تھا۔ اُس کا دم گھٹنے لگا۔ سہیل پتہ نہیں کیسے رنگون ہیر سیلون کے اندر چلا گیا۔ لیکن آئینہ میں زہرہ کے جلوے نظر نہیں آئے۔ ویسے چیری بلوسم پاؤڈر کی خوشبو سیلون کے اندر ندارد تھی۔ اس نے آئینہ کے ہر گوشہ کی طرف نظر ڈالی۔ داڑھی بن جانے کے بعد وہ سیلون کے ہر گوشہ میں اُسے تلاش کرنے لگا۔ سامنے آئینہ میں زہرہ سے مشابہ تصویر کی جگہ ایک صحت مند بچہ کا عکس تھا جو برطانیہ بسکٹ کھا رہا تھا۔

سہیل تو بھوکا تھا ہی اس کی بھوک اور بڑھ گئی۔ سامنے جھلکتی ہوئی میز پر اکنی مسکرا رہی تھی۔ حجام نے چیری بلوسم پاؤڈر کے بدلے پھٹکری اس کے چہرے پر ملنا شروع کیا۔ سہیل کا سر چکرا رہا تھا۔ میز پر چیری بلوسم کے ڈبہ کی جگہ میڈیکیٹیڈ پاوڈر کا ڈبہ رکھا ہوا تھا۔ وہ آخری اکنی مسکرا رہی تھی۔ آخری اکنی میز پر طنز آمیز چشمک کر رہی تھی۔ سہیل تیورا کر سیلون کے فرش پر گر پڑا۔

Scanned with CamSca